JANUARY 2005

مصنف

شیخ القرآن حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی اوکاڑوی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۱۲۰

نام کتاب	التنویر لدفع ظلام التحذیر یعنی مسئلہ تکفیر

مصنف	حضرت علامہ مولانا غلام علی قادری اشرفی اوکاڑوی علیہ الرحمہ

تعداد	۲۰۰۰

ضخامت	۶۴

سن اشاعت	جنوری ۲۰۰۵ء

مفت ملنے کا پتہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

مرکزی دفتر: نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی، فون: 2439799

جمعیت اشاعت اہل سنت ایک خالصتاً مذہبی ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد مسلک اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کی خدمات اور ان کے بنائے گئے اصولوں کو عوام الناس میں متعارف کرنا ہے چاہے وہ کتب کی اشاعت کے ذریعے ہو یا درس وتدریس واجتماعات ومحافل کے ذریعے ہو، بحمد اللہ تعالیٰ ان تمام امور میں جمعیت بھی اس فہرست میں شامل ہے جن کو امت محمدیہ ﷺ کی تبلیغ کے لئے رب ذوالجلال نے منتخب کیا۔

زیر نظر کتابچہ دراصل ''اشرف الرسائل'' میں دیگر رسائل کے ساتھ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا، چونکہ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو عوام بالخصوص خواص کے لئے مفید ہے اس لئے اسے کتابی صورت میں الگ شائع کیا جارہا ہے۔ ادارہ امید رکھتا ہے کہ جس طرح ہماری اشاعت کردہ کتب کو عوام وخواص نے سراہا اسے بھی سراہیں گے۔

ادارہ

فہرست

مسئلہ تکفیر

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده

اما بعد

یہ مقالہ ہدایت قبالہ محبی ومخلصی محترم جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور عزیز مکرم جناب اختر شاہ جہان پوری اور دیگر احباب کی فرمائش پر تحریر کیا گیا ہے۔

اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت قدس سرہ العزیز نے جن اکابر دیوبند کی تکفیر کی ہے وہ بالکل برحق ہے دیوبندیوں کی وہ عبارات صریح کفر اور گستاخی ہیں ہرگز مؤول نہیں ہیں اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ مندرجہ حسام الحرمین جذباتی نہیں بلکہ واقعاتی ہیں اکابر علماءِ عرب وعجم نے اعلیٰ حضرت کے ان فتاویٰ کی تصدیق وتوثیق فرمائی ہے فقیر نے سردست اس مقالہ میں اولاً تو چند مسلمہ اصول نقل کئے ہیں جو مسئلہ تکفیر کو صحیح طور پر سمجھنے میں ضروری مقدمہ کی حیثیت رکھتے ہیں بعد ازاں مسئلہ ختم نبوت میں امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ بیان کیا ہے پھر کتاب وسنت سے اس کا ثبوت قطعی اس کے بعد تحذیر الناس کی عبارات کفریہ مع ان کی شرح کے بیان کی گئی ہیں اور آخر میں ان تمام تاویلات فاسدہ کاسدہ کا تفصیلی طور پر پوسٹ مارٹم کیا ہے جو دیوبندی مناظرین اور محررین نے نانوتوی کی عبارات کو کفر سے بچانے کے لئے بے جا طور پر بیان کی ہیں اور وہ تاویلات حقیقت میں تمام دیوبندی علماء کی محنت اور کاوش کا آخری نتیجہ ہیں اسی لئے مولوی محمد منظور سنبھلی نے ان تحریفات اور مردودات کا نام بھی معرکۃ القلم الملقب بہ فیصلہ کن مناظرہ رکھا ہے یہ مقالہ فی الحال مجموعہ انوار الرضا کے لئے مرتب کیا گیا ہے اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اس میں باقی عبارات دیوبندیہ کی تفصیلی بحث شامل کی جائیگی اور الگ بھی اس کو شائع کیا جائیگا۔ (الحمد للہ جمعیت اشاعت اہلسنت کو یہ سعادت حاصل ہوئی، ادارہ)

احقر الافقر غلام علی القادری غفرلہ ولوالدیہ ولمشائخہ اوکاڑا

مسئلہ تکفیر کے متعلق چند مسلمہ اصول

کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے:

نہ علماء اسلام جلد باز ہیں نہ فروعی اور ظنیات اور اجتہادی امور میں کوئی تکفیر کرتا ہے بلکہ جب تک آفتاب کی طرح کفر ظاہر نہ ہو جائے یہ مقدس جماعت کبھی ایسی جرأت نہیں کرتی حتی الوسع کلام میں تاویل کر کے صحیح معنی بیان کرتے ہیں مگر جب کسی کا دل ہی جہنم میں جانے کو چاہے اور وہ خود ہی اسلام کے وسیع دائرہ سے خارج ہو جائے تو علماءِ اسلام مجبور ہیں جس طرح مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے اس طرح کافر کو مسلمان کہنا بھی کفر ہے[1]، علماء نے بہت احتیاط کی مگر جب کالم میں تاویل کی گنجائش نہ رہے اور کفر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تو پھر بجز تکفیر کے چارہ ہی کیا ہے۔

(۱) ایسے وقت میں اگر علماء سکوت کریں اور خلقت گمراہ ہو جائے تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟ آخر علماء کا کام کیا ہے؟ جب وہ کفر اور اسلام میں فرق بھی نہ بتائیں تو اور کیا کریں گے؟[2]

(۲) انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے[3]۔

(۳) احتیاط جیسے کسی مسلمان کو اقرار توحید و رسالت وغیرہ عقائد اسلامیہ کی وجہ سے کافر کہنا کفر ہے کیونکہ اس نے اسلام کو کفر بتایا اسی طرح کسی کافر کو عقائد کفریہ کے باوجود مسلمان کہنا بھی کفر ہے کیونکہ اس نے کفر کو اسلام بتایا حالانکہ کفر کفر ہے اسلام اسلام ہے اس مسئلہ کو مسلمان خوب اچھی طرح سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ جو منکر ضروریات دین ہو، اسے کافر کہا جائے، کیا منافقین توحید و رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے؟ پانچوں وقت قبلہ کی طرف نماز نہ پڑھتے تھے؟ مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت اہل قبلہ نہ تھے؟ انہیں بھی مسلمان کہو گے؟[4]

---

[1] اشد العذاب، ص۲۔

[2] اشد العذاب، ص۲-۳۔

[3] اشد العذاب، ص۹۔

[4] اشد العذاب، ص۹، احسن البیان، محمد ادریس کاندھلوی، کفر و ایمان، مفتی محمد شفیع۔

(۴) جو کافر اور مرتد کو کافر اور مرتد نہ کہے وہ بھی کافر ہے[1]۔

(۵) دیوبندی مناظر کا اعتراف حقیقت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب کا فتویٰ بالکل صحیح ہے چنانچہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی لکھتے ہیں: بعض علماءِ دیوبند کو خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں جانتے (جیسا کہ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں لکھا ہے) چوپائے ومجانین کے علم کے برابر کہتے ہیں (جیسا کہ حفظ الایمان میں تھانوی کی عبارت) شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم سے زائد کہتے ہیں تمام علماءِ دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے مرتد ہے ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بے شک کفریہ عقائد ہیں[2]۔

اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماءِ دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے سمجھا تو خان صاحب پر ان علماءِ دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے جیسے علماءِ اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علماءِ اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خو کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے[3]۔

(٦) کلمات کفر بکنے والا جب تک اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرے اس کا دعویٰ اسلام بیکار ہے۔ دربھنگی اس اشد العذاب میں لکھتا ہے۔

مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا اقرار ہے اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا

---

[1] اشد العذاب، ص۴، اکفار الملحدین، ص۳، کفر و ایمان، ص۴، احسن البیان۔

[2] اشد العذاب، ص۱۲-۱۳

[3] اشد العذاب ۱۳-۱۴۔